

[1996] سپریم کورٹ ریپورٹس 10.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

ہریانہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور دیگر

بنام

رنجن دھامینا اور دیگر

17 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنا تک، جسٹس]

شہری ترقی - ہریانہ شہری ترقی اتھارٹی - مختص کی شرائط - شق 9 - صنعتی اسٹیٹ - صنعتی پلاٹ کی مختص - قیمتوں کا تعین - مجاز اتھارٹی مختص کے حتمی خط کے مطابق قیمت کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہے - مختص کا حتمی خط جاری ہونے کے بعد بڑھتی ہوئی قیمت کا مطالبہ - جواز - اضافی مطالبہ صرف اس صورت میں جائز ہے جب زمین کے حصول کی لاگت میں اضافہ ہو - جب مطالبہ کو کالعدم قرار دیا جائے -

صنعتی اسٹیٹ، گڑگاؤں کے سیکٹر 10 میں ایک صنعتی پلاٹ مدعا علیہان کو عارضی طور پر مختص کیا گیا تھا۔ پلاٹ کے لیے مقرر کردہ قیمت 154870 روپے فی مربع میٹر کے حساب سے تھی۔ مدعا علیہ - مدعیوں نے مانگی گئی رقم 48396.90 جمع کروائی اور پلاٹ کا قبضہ انہیں 14.11.1985 پر پہنچایا گیا۔ جواب دہندگان نے پلاٹ پر تعمیر شروع کی اور اپیل گزار مدعا علیہان سے درخواست کی کہ وہ پوری بقیہ قیمت موصول ہونے پر معالے کو حتمی شکل دیں۔ اپیل گزاروں نے روپے 269.92 فی مربع میٹر کی شرح سے بڑھتی ہوئی قیمت کا مطالبہ کیا جو اس وقت تک ادا کی گئی تھی کیونکہ مدعا علیہ نے پہلے ہی زمین پر تعمیر کرنے میں بہت زیادہ رقم خرچ کر دی تھی اور اس لیے اس کے پاس بڑھتی ہوئی قیمت ادا کرنے پر راضی ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اپیل گزاروں نے مختص کا خط جاری کیا جس کی تاریخ 24.11.1989 تھی جس میں پلاٹ کی قیمت 378250 روپے مقرر کی گئی تھی۔ بقایا رقم ادا کر دی گئی۔ جب جواب دہندگان نے نقل و حمل کے دستاویز کو انجام دینے کی درخواست کی تو اپیل گزاروں نے 5.4.1990 کا خط جاری کیا جس میں جواب دہندگان کو مزید مطلع کیا گیا کہ پلاٹوں کی شرح میں مزید ترمیم کی گئی ہے جس کی حد 560.60 فی مربع میٹر ہے اور اس لیے جواب دہندگان کو مزید 466847 روپے ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ مدعا علیہ نے ایک قرارداد کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ اپیل گزاروں کی طرف سے 466847 روپے کی اضافی رقم کا مطالبہ کرنے والا نوٹس غیر قانونی، غلط اور غیر فعال تھا اور اس طرح اپیل گزار اس رقم کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں تھے۔

اپیل گزاروں نے مقدمے کی برقرار رکھنے کو چیلنج کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اپیل گزار اتھارٹی کے فیصلے کے مطابق زیادہ رقم کے حقدار ہیں کیونکہ ابتدائی طور پر طے شدہ قیمت عارضی تھی۔ مقدمے کا فیصلہ کیا گیا اور ٹرائل جج نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندگان بڑھتی ہوئی رقم کے حقدار نہیں ہیں کیونکہ مختص میں اضافے کے خط کی شرط 9 کے تحت صرف اس صورت میں دعویٰ کیا جاسکتا ہے جب اراضی کے حصول کے

قانون کے تحت مجاز اتھارٹی کے ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافہ ہو جائے اور جب اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہ ہو کہ معاوضے کے ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافہ کیا گیا تھا تو اپیل کنندگان اضافی رقم بڑھانے کے حقدار نہیں تھے۔ اپیل میں، اپیلٹ عدالت نے ٹرائل جج کے نتائج کی تصدیق کی اور اپیل کو مسترد کر دیا۔ دوسری اپیل کو مسترد کر دیا گیا کیونکہ اپیل گزار فیصلے میں کسی غلطی کی نشاندہی نہیں کر سکے۔ اس لیے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ مختص کے مؤخر الذکر میں اشارہ کردہ قیمت عارضی تھی اور جب مختص کے خط کی شق (9) میں زمین کی قیمت میں اضافے کی تجویز کی گئی تو حکام نے اضافی مطالبہ کو بڑھانا جائز قرار دیا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: ہریانہ ترقی اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ مختص کے خط کی شق (9) نے غیر واضح طور پر اشارہ کیا کہ اگر اراضی کے حصول کے قانون کے تحت مجاز اتھارٹی کی طرف سے ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں کوئی اضافہ ہوا ہے تو مذکورہ اضافہ حکام کی طرف سے مقرر کردہ متناسب طور پر قابل ادائیگی ہوگا۔ مذکورہ شق الاٹنگ اتھارٹی کو کسی اور اضافے کی وجہ سے اضافی مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں دیتی ہے۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ مجاز اتھارٹی مختص کے حتمی خط کی تاریخ کے مطابق قیمت کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہے۔ اگرچہ اپیل ایک دیوانی دعویٰ سے اٹھتی ہے اور فریقین نے نیچے دیے گئے فورمز میں ثبوت پیش کیے تھے اور کسی بھی ترقیاتی کام کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافے کی نشاندہی کرنے والا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا۔ پھر بھی اپیل کنندہ ایک عوامی اتھارٹی ہونے کے ناطے، اس عدالت نے 23.9.1996 کے حکم کے ذریعے ہدایت کی تھی کہ وہ مدعی کو دیے گئے قبضے کی تاریخ سے مدعی کے پلاٹ پر ہونے والی کسی بھی پیش رفت اور اس کے نتیجے میں قیمتوں میں اضافے کی نشاندہی کرنے کے لیے مواد پیش کرے۔ یہ بھی اشارہ کیا گیا کہ مدعا علیہان۔ اپیل گزاروں کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ اس قسم کے مزید کتنے مقدمات زیر التوا ہیں۔ مذکورہ حکم نامے کے مطابق ہریانہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیف ایڈمنسٹریٹر کا اسٹیٹ آفیسر، ہوڈا، گڑگاؤں کو ایک خط درج کیا گیا تھا جس کے تحت چیف ایڈمنسٹریٹر نے اسٹیٹ آفیسر کو حتمی الاٹمنٹ لیٹر جاری کرتے وقت فی مربع میٹر روپے کی موجودہ شرح سے وصول کرنے کی ہدایت کی تھی۔ اپیل گزاروں نے اتھارٹی کی قرارداد کی ایک کاپی بھی پیش کی جس میں زمین کی قیمت بڑھا کر روپے 560.60 فی مربع میٹر کر دی گئی تھی۔ لیکن یہ دستاویزات اپیل گزاروں کے لیے کوئی مددگار نہیں تھیں کیونکہ مختص کا حتمی خط چیف ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے اسٹیٹ آفیسر کو خط جاری کرنے سے بہت پہلے 24.11.1989 کا تھا۔ اس عدالت سامنے ایسا کوئی مواد نہیں رکھا گیا تھا جو قبضے کی تاریخ سے مدعی کی زمین میں مزید ترقی کی نشاندہی کرتا ہو۔ زمین کی قیمت میں اضافہ کرنے والی اتھارٹی کی طرف سے مبینہ طور پر منظور کی گئی نام نہاد قراردادیں مدعی کے پلاٹ پر لاگو نہیں ہوں گی جس کے معاملے میں مختص کا حتمی خط 24.11.1989 پر جاری کیا گیا تھا۔ [E-H-246]؛

[A-D-247]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 16737۔

1996 کے آریس اے نمبر 288 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 25.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے آرہانا

جواب دہندگان کے لیے جی ایل سنگھی اور میسرار میلا سیرور

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنا تک، جے: اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے 1996 کے آر ایس اے نمبر 288 میں مدعا علیہان کی دوسری اپیل کو مسترد کرنے اور فاضل ٹرائل جج کے فیصلے اور فرمان کی تصدیق کرنے کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جیسا کہ فاضل ایڈیشنل ضلع جج نے تصدیق کی ہے۔

مدعیوں نے ایک قرارداد کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے 466847 روپے کی اضافی رقم کا مطالبہ کرنے والا نوٹس غیر قانونی، غلط اور غیر فعال ہے اور اس طرح مدعا علیہان مذکورہ رقم کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ شکایت میں جو مختصر حقائق بیان کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ صنعتی اسٹیٹ، گڑگاؤں میں سیکٹر 10 میں صنعتی پلاٹ نمبر 42 عارضی طور پر مدعیوں کو میسر ایکڑ وٹیکا انٹرنیشنل انٹرپرائزز کے نام سے خط مورخہ 7.10.1984 (نمائش صفحہ 1) کے تحت مختص کیا گیا تھا۔ پلاٹ کے لیے مقرر کردہ قیمت 154870 روپے فی مربع میٹر کے حساب سے تھی۔ رقم کا ایک حصہ فوری طور پر ادا کرنا ضروری تھا اور اسی کے مطابق مدعیوں نے پی 2 کی تاریخ 9.10.1985 کے تحت روپے 48396.90 کی مانگی گئی رقم جمع کروائی۔ پلاٹ کا قبضہ مدعی کو 14.11.1985 پر پہنچایا گیا تھا اور قبضہ کی فراہمی نمائش صفحہ 3 کے تحت ظاہر کی گئی ہے۔ اس کے بعد مدعیوں نے منظور شدہ منصوبے کے مطابق پلاٹ پر تعمیر شروع کی اور بالآخر مدعا علیہان سے اپنے خطوط کے ذریعے درخواست کی کہ وہ پوری بقیہ قیمت کی وصولی پر معاملے کو حتمی شکل دیں۔ اس وقت مدعا علیہان نے مطالبہ کیا کہ جب تک مدعی 269.92 فی مربع میٹر کی شرح سے ادا ہوگی نہیں کرتا تب تک معاملے کو حتمی شکل نہیں دی جاسکتی۔ اس وقت تک مدعی نے زمین پر تعمیر کرنے میں پہلے ہی ایک بہت بڑی رقم خرچ کر دی تھی اور اس لیے اس کے پاس بڑھتی ہوئی قیمت ادا کرنے پر راضی ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ نتیجتاً مدعا علیہان نے مختص کا خط جاری کیا جس میں پلاٹ کی قیمت 378250 روپے مقرر کی گئی تھی اور مذکورہ خط کے مطابق مدعی نے بقایا رقم ادا کی جسے مدعا علیہان نے رسید نمبر 13126 مورخہ 24.11.1989 (نمائش 7 P.) اور رسید نمبر 13149 مورخہ 27.11.1989 (نمائش 8 P.) کے تحت تسلیم کیا تھا۔ جب مدعی نے پھر ترسیل کے دستاویز کو انجام دینے کی درخواست کی تو مدعا علیہ نمبر 2 نے متنازعہ خط نمبر 2108 مورخہ 5.4.1990 (نمائش 12 P.) جاری کیا جس میں مدعی کو مطلع کیا گیا کہ پلاٹوں کی شرح میں مزید ترمیم کی گئی ہے جس میں فی مربع میٹر روپے 560.60 کی حد تک اضافہ کیا گیا ہے اور اس لیے مدعیوں کو مزید 466847 روپے ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا مدعیوں نے مدعا علیہان کے مذکورہ مطالبے کی صداقت پر سوال اٹھاتے ہوئے پہلے سے بیان کردہ راحت کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہان نے اپنے تحریری بیان میں مقدمے کی پائیداری کو چیلنج کیا اور یہ موقف بھی اختیار کیا کہ مدعیوں نے صاف ہاتھوں سے عدالت

سے رجوع نہیں کیا تھا۔ مدعا علیہان نے اعتراف کیا کہ انہوں نے مختص کا خط (ایگزٹ پی۔ 11) مورخہ 24.11.1989 جاری کیا تھا جس کے تحت زمین کے پلاٹ کی قیمت 379250 روپے مقرر کی گئی تھی لیکن انہوں نے دعویٰ کیا کہ مذکورہ قیمت عارضی ہے اور اس لیے مدعا علیہان اتھارٹی کے فیصلے کے مطابق زیادہ رقم کے حقدار ہیں۔ فریقین کی استدعا پر فاضل ذیلی جج، گڑگاؤں نے 9 مسائل بنائے اور فریقین نے مقدمے پر ثبوت پیش کیے۔ ریکارڈ پر موجود تمام شواہد پر بحث کرنے پر ایٹونمبر 1 اور 2 پر فاضل جج اس نتیجے پر پہنچے کہ پلاٹ کی شرح میں روپے 154.87 سے روپے 269.92 فی مربع میٹر تک اضافہ غیر قانونی یا کالعدم نہیں تھا کیونکہ مدعا علیہان کی طرف سے مدعا علیہان کی غلطی کی وجہ سے نظر ثانی شدہ شرح لی گئی تھی۔ ایٹونمبر 3، جو کہ سب سے اہم مسئلہ ہے، پر لرنڈ ٹرائل جج نے فیصلہ دیا کہ ایگزٹ پی 11 کی شرط نمبر 9 کے تحت اضافہ کا دعویٰ صرف اس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب اراضی کے حصول کے قانون کے تحت مجاز اتھارٹی کے ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافہ ہو جائے اور اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی مواد نہ ہو کہ اراضی کے حصول کے قانون کے تحت مجاز عدالت کی طرف سے معاوضے کے ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافہ قابل تھا، مدعا علیہان اپنے خط نمبر 1، ایگزٹ پی 12 کے تحت 466847 روپے کی اضافی رقم بڑھانے کے حقدار نہیں تھے اور اس طرح مذکورہ مطالبہ غیر قانونی، کالعدم ہے۔ اور الٹرا رائز۔ مسئلہ نمبر 4 پر فاضل جج فیصلہ دیا کہ پلاٹ کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے۔ مسئلہ نمبر 5 کے تحت عدالت دائرہ اختیار کے سوال پر یہ فیصلہ دیا گیا کہ سول کورٹ کو تنازعہ پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے۔ مسئلہ نمبر 6، 7 اور 8 پر مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل کی طرف سے دباؤ نہیں ڈالا گیا اور اس طرح وہ مدعا علیہان کے خلاف ہیں۔ ان نتائج پر مقدمے کا حکم دیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدعا علیہان اپنے خط کی تاریخ 5.4.1990 (نمائش P. 12) کے مطابق اضافی رقم کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں ہیں۔ اسکرینڈ ٹرائل جج کے فیصلے اور فرمان کے خلاف مدعا علیہان نے اپیل میں معاملہ قابل۔ گڑگاؤں کے ایڈیشنل ضلع جج نے 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 41 کو 26 سے اپریل 1995 کے اپنے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا اور ریکارڈ پر موجود مواد پر دوبارہ غور کرنے پر ٹرائل جج کے نتائج کی تصدیق کی اور اپیل کو مسترد کر دیا۔ اپیل کو مسترد کرتے ہوئے قابل ایڈیشنل جج نے مشاہدہ کیا کہ اپیل کنندہ کے وکیل اس بات کی نشاندہی کرنے میں ناکام رہے کہ کس وجہ سے زمین کی قیمتیں روپے 269.92 فی مربع میٹر سے بڑھا کر روپے 560.60 فی مربع میٹر کر دی گئیں۔ اپیلٹ عدالت اس نتیجے پر بھی پہنچی کہ مدعا علیہان مختص خط (نمائش پی۔ 11) کی شق (9) میں دی گئی شرط سے آگے جانے کے حقدار نہیں ہیں اور چونکہ اراضی کے حصول کی کارروائی میں کسی بھی عدالت کی طرف سے معاوضے میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے 5.4.1990 (نمائش پی۔ 12) کا اضافی مطالبہ خط بغیر کسی بنیاد کے ہے اور اس طرح اسے الگ کیا جاسکتا ہے۔ قابل ایڈیشنل ضلع جج، گڑگاؤں کی اپیل کو مسترد کرنے کے خلاف، مدعا علیہان نے دوسری اپیل کو ترجیح دی جو 1996 کے آر ایس اے نمبر 288 کے طور پر درج کی گئی تھی۔ مدعا علیہان۔ اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے خود عدالت عالیہ کے سامنے کہا کہ کوششیں کرنے کے باوجود اپیل گزار اس بات پر مطمئن نہیں ہو سکے ہیں کہ مدعا علیہان قیمت بڑھانے کا دعویٰ کرنے کے حقدار کیسے ہیں۔ علمی وکیل نیچے دی قابل عدالت عالیان کے فیصلے اور فرمان میں کسی غلطی کی نشاندہی نہیں کر سکا اور اس لیے دوسری اپیل کو 25.3.1996 کے تنازعہ فیصلے سے خارج کر دیا گیا۔ اس لیے خصوصی چھٹی کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے زور دے کر دعویٰ کیا کہ الاٹمنٹ کے خط (نمائش پی۔ 11) میں دکھائی قابل قیمت عارضی تھی جیسا کہ مختص کے خط کی شق (9) سے ظاہر ہوتا ہے اور اس لیے جب مختص کے خط کی شق (9) خود زمین کی قیمت میں اضافے کو پیش کرتی ہے تو حکام اضافی مطالبہ کرنے میں جائز تھے۔ ہمیں اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی صداقت نہیں ملتی ہے کیونکہ شق (9) مجاز

اتھارٹی کو صرف اس صورت میں اضافی رقم مانگنے کے قابل بناتی ہے جب اراضی کے حصول کے قانون کے تحت معاوضے کا تعین کرنے والے مجاز اتھارٹی کی طرف سے کسی ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافہ ہوا ہو۔ ثنق (9) کو ذیل میں تفصیل سے اخذ کیا گیا ہے :

"مذکورہ قیمت اس حد تک عارضی ہے کہ اراضی کے حصول کے قانون کے تحت مجاز اتھارٹی کی طرف سے دی گئی زمین کی قیمت میں کوئی اضافہ بھی اتھارٹی کی طرف سے مقرر کردہ مناسب طور پر قابل ادائیگی ہوگا۔ مقرر کردہ اضافی قیمت اس کے مطالبے کے تیس دن کے اندر ادا کر دی جائے گی۔"

مذکورہ ثنق غیر واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اگر اراضی کے حصول کے قانون کے تحت مجاز اتھارٹی کی طرف سے ایوارڈ کی وجہ سے زمین کی قیمت میں کوئی اضافہ ہوا ہے تو مذکورہ اضافہ حکام کی طرف سے مقرر کردہ مناسب طور پر قابل ادائیگی ہوگا۔ مذکورہ ثنق مختص اتھارٹی کو کسی اور اضافے کی وجہ سے اضافی مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں دیتی ہے۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ مجاز اتھارٹی قیمت کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہے کیونکہ الاٹمنٹ کے حتمی خط کی تاریخ پر، نمائش پی۔ 11 مختص کا خط پایا گیا ہے جس پر ہمارے سامنے حملہ نہیں کیا گیا ہے۔ اگرچہ اپیل ایک دیوانی دعویٰ سے اٹھتی ہے اور فریقین نے نیچے دیے گئے فورمز میں ثبوت پیش کیے تھے اور کسی بھی ترقیاتی کام کی وجہ سے زمین کی قیمت میں اضافے کی نشاندہی کرنے والا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا۔ پھر بھی اپیل کنندہ ایک عوامی اتھارٹی ہونے کے ناطے، اس عدالت نے 23.9.1996 کے حکم کے ذریعے ہدایت کی تھی کہ مدعی کو دیے گئے قبضے کی تاریخ سے مدعی کے پلاٹ پر ہونے والی کسی بھی پیش رفت اور اس کے نتیجے میں قیمت میں اضافے کی نشاندہی کرنے کے لیے مواد پیش کیا جائے۔ یہ بھی اشارہ کیا گیا کہ مدعا علیہ کے اپیل کنندگان کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ اس قسم کے مزید کتنے مقدمات زیر التوا ہیں۔ مذکورہ حکم کے مطابق چیف ایڈمنسٹریٹر، ہریانہ ترقی اتھارٹی کی طرف سے اسٹیٹ آفیسر، ہوڈا، گڑگاؤں کو ایک خط درج کیا گیا ہے جس کے تحت چیف ایڈمنسٹریٹر نے اسٹیٹ آفیسر کو حتمی مختص خط جاری کرتے وقت فی مربع میٹر روپے کی موجودہ شرح سے وصول کرنے کی ہدایت کی تھی۔ اپیل گزاروں نے اتھارٹی کی قرارداد کی ایک کاپی بھی پیش کی ہے جس میں زمین کی قیمت بڑھا کر روپے 560.60 فی مربع میٹر کر دی گئی ہے۔ لیکن یہ دستاویزات اپیل گزاروں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہیں کیونکہ مختص کا حتمی خط (نمائش پی۔ 11) چیف ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے اسٹیٹ آفیسر کو خط جاری کرنے سے بہت پہلے 24.11.1989 کا تھا۔ اس کے علاوہ اس عدالت مورخہ 23.9.1996 کے حکم کے ذریعے اپیل گزاروں سے کہا گیا کہ وہ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے مواد پیش کریں کہ آیا مدعی کی زمین پر قبضہ کرنے کی تاریخ سے کوئی مزید پیش رفت کی گئی ہے لیکن ایسا کوئی مواد ہمارے سامنے نہیں رکھا گیا ہے۔ زمین کی قیمت میں اضافہ کرنے والی اتھارٹی کی طرف سے مبینہ طور پر منظور کی گئی نام نہاد قرارداد مدعی کے پلاٹ پر لاگو نہیں ہوگی جس کے معاملے میں الاٹمنٹ کا حتمی خط 24.11.1989 پر نمائش پی۔ 11 کے مطابق جاری کیا گیا تھا۔ مذکورہ بالا حالات میں ہمیں عدالت عالیہ کے متنازع فیصلے میں اپنی مداخلت کا کوئی جواز نہیں ملتا جس میں قابل ایڈیشنل ضلع جج کے فیصلے کی تصدیق کی گئی ہو۔ اس اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

آر۔ اے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

